بسم اللہ الرحمن الرحیم
مرزائی کا جنازہ
اور مسلمان
مؤلفہ
شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
مکتبہ صفدریہ
نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

مرزائی کا جنازہ
اور
مسلمان

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

طبع سوم اکتوبر ۲۰۱۰ء

نام کتاب.............. مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

مصنف .... امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت .... -/۱۰ (دس روپے)

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

☆ کتب خانہ صفدریہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور ☆ دار الکتاب اردو بازار لاہور

☆ بک لینڈ اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ سلطان عالمگیر اردو بازار لاہور

☆ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور ☆ مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

☆ مکتبہ حقانیہ ملتان ☆ کتب خانہ مجیدیہ بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک ☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

☆ مکتبہ رحمانیہ قصہ خوانی پشاور ☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

☆ مکتبہ فریدیہ اسلام آباد ☆ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

☆ ادارہ الانور بنوری ٹاؤن کراچی ☆ اقبال بک سنٹر جہانگیر پارک کراچی

☆ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی ☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ ظفر اسلامی کتب خانہ جامع مسجد بوہڑ والی گکھڑ ☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ

گوجرانوالہ کے محلہ باغبانپورہ میں ایک مشہور مرزائی کے جنازہ میں بدقسمتی سے کئی مسلمان بھی محض برادری سسٹم کے لحاظ و منہ ملاحظہ کی وجہ سے شریک ہو گئے اور سب سے زیادہ غم انگیز قابلِ صد افسوس بات یہ ہوئی کہ ایک مولوی صاحب نے مرزائیوں کی اجازت سے مسلمانوں کو الگ نماز جنازہ پڑھایا جبکہ مرزائی پہلے جنازہ پڑھ چکے تھے جب اس بات کا چرچا شہر میں ہوا تو عوام اور خواص میں سخت ہیجان پیدا ہوا چنانچہ مختلف مکاتبِ فکر کے علمأ سے فتوٰی دریافت کیا گیا تو ہر عالم نے الگ الگ فتوٰی لکھا۔ ان علماء میں حضرت شیخ الحدیث صاحب بھی شامل تھے اور شیخ الحدیث صاحب کا فتوٰی سب سے زیادہ مدلل اور تفصیل کے ساتھ تھا ان تمام فتووں کو جمع کر کے مولانا احمد سعید صاحب نے "مرزائی کا جنازہ اور مسلمان" کے نام سے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا اور کئی بار شائع ہوتا رہا۔ اب کافی عرصہ سے ختم ہو گیا تھا۔ مگر اسکی مانگ برابر جاری رہی اور کافی خطوط آتے رہے کہ شیخ الحدیث صاحب کا فتوٰی شائع کیا جائے۔ اسلیے اب ہم شیخ الحدیث صاحب کا فتوی اس مجموعہ سے الگ کر کے شائع کر رہے ہیں۔

ناظم مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ

فتویٰ

اَلِاسْتِفْتَاء : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین کہ :۔

(۱) ایک مولوی صاحب باوجود علم و یقین ہوتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی کی ہے عمداً نمازِ جنازہ پڑھائے اور اس کیلئے دعاءِ مغفرت کرے

(۲) اس امام کے پیچھے مسلمان مقتدی باوجود میت کو مرزائی یقین کرتے ہوئے نمازِ جنازہ پڑھیں اور دعاءِ مغفرت کریں، ان کا کیا حکم ہے کیا یہ مسلمان رہے یا نہ اور ان کا پہلا نکاح باقی رہا یا نکاح ٹوٹ گیا نکاح ثانی ہونا چاہیے ۔ بیّنوا توجروا ۔

محقق العصر فخر الاماثل حضرت مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خان صاحب صفدر شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم ۔ امیر جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کا جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی خصوصًا علٰی سیّد الرسل والانبیاء الذی لا رسول بعدہٗ ولا نبیّ ومن ادعٰی فقد شقی وھوٰی ۔

امّا بعد۔ دینی طور سے دنیا میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے ہیں جن کے قلع قمع کرنے کے لئے علماء امّت اور صلحاء ملّت نے اپنی استطاعت کیمطابق کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور باطل پرستوں کے تسکوک و شبہات کو دلائل و براہین کے بے خطا ہتھیاروں سے چکنا چور کرکے رکھدیا اور فضائے آسمانی میں اُن کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان کے بخیے ایسے ادھیڑے کہ دنیا بھر کے رفوگر بھی ان کو ملا نہ سکے۔ ان فتنوں میں سے اِس دور کا ایک عظیم فتنہ قادیانیت ہے۔ جس کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جن کے کفر پر تمام علماء اسلام متفق اور یک زبان ہیں۔

مرزا آنجہانی کی تکفیر کے تین اصول ہیں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کا انکار اور ختمِ نبوّت کے مسلّم معنیٰ میں بیجا تاویل اور اپنی مصنوعی اور خود ساختہ نبوّت کیلئے چور دروازہ کی گنجائش۔

(۲) حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور انکے نزول کا انکار اور اس کی دور از کار اور لایعنی تاویلات۔

(۳) حضراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔

یہ تین اصول ہیں جن کی وجہ سے علماء ملّت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے اور اس میں وہ سو فیصد حق بجانب ہیں اور اسمیں ایک رتی بھر شک و شبہ کی مطلقاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اصلِ اوّل: ۔ مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔ چند حوالے ملاحظہ ہوں :۔

۱۔ حق یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اُوپر نازل ہوتی ہے اسمیں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ (براہین احمدیہ ص ۴۹۸)

۲۔ مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی قرآن شریف اور دوسری کتابوں پر اور جسطرح میں قرآن شریف کو یقینی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اُوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

۳۔ الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کیطرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اسکا دشمن جہنّمی ہے۔ (انجام آتھم ص ۶۲)

۴۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسنے مجھے مسیحِ موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُسنے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

۵۔ خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت دینِ حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)۔

۶۔ اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ کہ ہر مفتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اسکے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کیوجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ۔ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اھ (اربعین ۴ ص ۶)

اس عبارت سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تشریعی نبوّت کا بھی تھا اسلئے ان کے اتباع و اذناب کی یہ تاویل کہ وہ غیر شرعی نبی تھے سراسر باطل ہے اور اسی طرح ظلّی اور بروزی کا دعویٰ بھی قطعاً مردود ہے۔ کیونکہ سایہ ذی سایہ کے تابع ہوتا ہے اگر اصل اور ذی سایہ مثلاً تین دفعہ اٹھتا بیٹھتا اور حرکت کرتا ہے تو سایہ بھی اتنی دفعہ اٹھے بیٹھے گا اور حرکت کریگا یہ نہیں کہ ذی سایہ تو تین دفعہ حرکت کرے اور سایہ دس دفعہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعیین تین ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات اور نشانات کی تعداد ۱۰ لاکھ بتلائی ہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶) گویا سایہ ذی سایہ اور اصل سے بڑھ گیا۔ نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات۔

ان صریح حوالوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ مرزا غلام احمد تشریعی اور غیر تشریعی دونوں نبوتوں کا اپنے لئے مدعی تھا حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کے علاوہ احادیث متواترہ اور اجماع قطعی اس امر پر دال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص نبوّت و رسالت کا دعویٰ کرے اسکا دعویٰ یقیناً مردود ہے۔ قرآن کریم کے اس مضمون کو ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اجمالاً یا تفصیلاً جانتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (پ ۲۲ رکوع ۲)	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ :۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (الحدیث) ترمذی ج۲ ط۵ (وقال ھذا حدیث صحیح غریب)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت (تشریعی نبوّت) دونوں بند ہو چکی ہیں سو میرے بعد نہ تو کوئی شرعی نبی آسکتا ہے اور نہ غیر شرعی۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لانہ لا نبی بعدی ولا رسول (مستدرک جلد ۲ صـ۵۷۰)۔

کہ میرے بعد نہ تو غیر شرعی نبی آسکتا ہے اور نہ شرعی۔

حضرت ملّا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ:۔

ودعوی النّبوۃ بعد نبینا صلے اللّٰہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر صـ۲۰۱ طبع کانپور)۔

آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعوے کرنا بالاجماع کفر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت ملنے کا مدعی ہو تو وہ کافر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپؐ سے پہلے نبوّت مل چکی ہے اس لئے ان کے تشریف لانے سے ختم نبوّت پر کوئی زد نہیں پڑتی چنانچہ علامہ الشہاب الخفاجیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

لا نبی بعدی ای لا ینبّأ احد بعد نبوّتی (خفاجی شرح شفا جلد ۴ صـ۴۳) یعنی لا نبی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ میری نبوّت کے بعد کسی کو نبوّت نہیں مل سکتی۔

سراج الامت حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور ایک شخص (اللوتی) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں تاکہ اسکا صدق و کذب عیاں ہو اس پر حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ:۔

من طلب منه علامة فقد کفر لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی (مناقب صدر الائمہ المکی ؒ جلد ا ص۱۶۱ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن)۔

جو شخص اس سے علامت طلب کریگا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

غرضیکہ ختم نبوت کا مسئلہ اس قدر واضح ایسا روشن اور اتنا بے غبار ہے کہ اس میں تامل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند قدس سرہ لکھتے ہیں کہ :۔

"اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں (مناظرہ عجیبہ ص۱۰۳)

اصل دوئم | مرزا آنجہانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ اور ان کے زمین پر نزول کا صاف الفاظ میں انکار کیا ہے جو بجائے خود کفر ہے۔ چند عبارات ملاحظہ ہوں :۔

۱۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے رفع کو رفع جسمانی ٹھہرانا سراسر ہٹ دھرمی اور حماقت ہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۳)۔

۲ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۴)

۳ فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ علیہ السلام مامات وان ھو الا شرك عظیم۔ (الاستفتاء ص۴۹)

یہ بے ادبی کی بات ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور ان کی وفات کا اقرار نہ کرنا بہت بڑا شرک ہے۔

۴ اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے حسی طور پر اور بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے۔ (تریاق القلوب ص۹)۔

۵ اما صعود عیسیٰ علیہ السلام ونزولہ فھو امر یکذب بہ العقل وکتاب اللہ القرآن (الاستفتاء ص۲)

بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کا معاملہ تو عقل اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اسکی تکذیب کرتی ہے

۶ واللہ قد کنت ایام عدیدۃ انی جعلت المسیح بن مریم و انی نازل فی منزلہ ولکنی اخفیتہ نظرًا الیٰ تاویلہ۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۴۳۸)

بخدا میں کافی عرصہ سے جانتا تھا کہ بلاشک میں مسیح بن مریم بنا دیا گیا ہوں لیکن میں سے چھپاتا رہا اس کی تاویل کی طرف نظر کرتے ہوئے۔

۷ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام شان

میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو جو کام میں کر سکتا ہوں وہ وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوا ہے وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۴۸)

۵۔ پھر جب خدا نے اور اُس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہو تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۵)۔

ان تمام عبارات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اُنکے رفع الی السماء اور پھر نزدل کا صاف انکار کیا ہے اور خود مسیح علیہ السلام بننے بلکہ اُن سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے معاذ اللہ۔ حالانکہ نصوص قطعیہ صریحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ان کی حیات اور پھر نزدل ثابت ہے۔

قرآن کریم کا یہ حکم کس مسلمان سے مخفی ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ (پ۶ ع۲) بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں:۔

رفع علیہ السلام الی السماء ثابت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء

بھٰذہ الآیۃ اھ (تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص۱۰۲) اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔

لما اراد اللہ ان یرفع عیسٰے الی السماء خرج الی اصحٰبہ ۔ الحدیث (تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص۵۷۵) وقال ابن کثیر وھٰذا اسناد صحیح

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کیطرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنے صحابہ کی طرف نکلے۔ اھ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔

اور امام اہل السنّت ابو الحسن الاشعریؒ فرماتے ہیں کہ :۔

واجمعت الامۃ علیٰ ان اللہ عزوجل رفع عیسٰی الی السماء (کتاب الابانۃ عن اصول الدیانۃ ص۴۶)۔

تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔

علامہ ابو حیان اندلسیؒ لکھتے ہیں :۔

واجمعت الامۃ علیٰ ان عیسٰی علیہ السلام حیٌّ فی السّماء وینزل الی الارض (تفسیر نھر الماد جلد ۲ ص۴۷۳)

تمام امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں زمین پر نازل ہوں گے۔

علامہ ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ :۔

واجمعت الامۃ علیٰ ما تضمنہ الحدیث المتواتر من ان عیسٰی علیہ السلام حیٌّ فی السماء

حدیث متواتر کے پیشِ نظر تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر

وانه ینزل فی اخر الزمان (تفسیر بحر المحیط جلد ۲ ص ۴۷۳)	زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہونگے

علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ :-

فقد اجمعت الامۃ علی نزولہ ولم	بیشک ساری امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
یخالف فیہ احد من اھل الشریعۃ	کے نزول پر متفق ہے اور اہل اسلام
(شرح عقیدۃ السفارینی جلد ۲ ص ۹۰)	میں سے کوئی شخص اسکا مخالف نہیں ہے

علامہ ابن حزمؒ المتوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں کہ :-

واما من قال ان اللہ ھو فلان بعینہ	جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے
او ان اللہ یحل فی جسم من اجسام	روپ میں) ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی
خلقہ او ان بعد محمد صلی اللہ	کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا
علیہ وسلم نبیاً غیر عیسیٰ بن مریم	یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
فانہ لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحۃ	بعد بجز حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کوئی
قیام الحجۃ بکل ھذا علی کل احد	اور نبی آسکتا ہے تو (اہل اسلام میں)
(الفصل والنحل جلد ۳ ص ۲۴۹ طبع مصر)	دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں کیونکہ
	انمیں سے ہر ایک کی صحت ہر ایک پر قائم ہو چکی ہے

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

الا ان عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	ہاں مگر عیسےٰ علیہ السلام ضرور

سینزل (محلی جلد ۱ ص۹)　　　نازل ہوں گے۔

اور خود مرزا صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو صاف لکھا ہے کہ "یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اوّل درجے کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے تواتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔" (ازالۃ الاوھام ص۵۵۷)

گویا مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد کو تسلیم کر کے اپنے سابق فتوے کی رو سے ہٹ دھرم۔ احمق۔ بے ادب اور بڑا مشرک بھی رہے۔ نہ معلوم وہی احمق اور بڑا مشرک مسیح موعود کیسے بن گیا؟ اور اور اس کو نبوّت کیونکر مل گئی؟ کیا مشرک کو بھی نبوّت مل سکتی ہے؟

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم۔

(کتاب الاسماء والصفات ص۳۰۱ للبیہقی)۔

تم کیسی اچھی حالت میں ہوگے جب کہ تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام (مہدی۔ علی تفسیر) تم میں سے ہوگا۔

اوران کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ

ثم ينزل عيسٰى بن مريم عليهم السلام من السماء فيؤم الناس (الحديث) مجمع الزوائد جلد ۷، ص۳۴۹)

پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہونگے سو لوگوں کو امامت کرائیں گے۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

فعند ذلك ينزل اخي عيسىٰ ابن مريم من السماء (الحديث) کنز العمال جلد ۷، ص۲۶۸)۔

تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسےٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

يمكث عيسٰى عليه السلام في الارض بعد ما ينزل اربعين سنة ثم يموت ويصلي عليه المسلمون ويدفنونه۔ (مسند طيالسی ص۳۳۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد چالیس سال قیام فرمائینگے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان انکا جنازہ پڑھیں گے اوران کو دفن کرینگے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے اندر دفن کئے جائیں گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

ثم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۸۰)۔ پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کئے جائینگے

اور خود مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ ولا یأخذ شیئاً من الارض مالھم لا یشعرون۔ (آئینۂ کمالات اسلام صفحہ ۴۳۶) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اپنے تمام علوم کے ساتھ نازل ہوں گے اور زمین سے کوئی شئے (علم) حاصل نہ کرینگے یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے۔؟

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ حج الکرامۃ صفحہ ۴۱۸ میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح عصر کے وقت (صحیح روایت میں فجر کا وقت ہے)۔ (مستدرک جلد ۴ صفحہ ۴۷۸، صفدر) آسمان پر سے نازل ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۴)۔

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ :-

مثلاً صحیح مسلم کی روایت میں لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا (ازالۃ الاوھام ص۹۲۷)۔

ہمارے پاس مسلم شریف کے جو نسخے ہیں اُنمیں آسمان کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن مرزا صاحب کے نسخہ میں آسمان کا لفظ ضرور موجود ہوگا، اور آسمان پر اٹھائے جانے کا مرزا صاحب کو بھی اقرار ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کرکے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ (حاشیہ فتح الاسلام ص۸۳۱)۔

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان رفع الی السماء اور پھر انکا آسمان سے نزول قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار اور تاویل سراسر کفر ہے۔

اصل سوم

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر اور انکا ادب واحترام ایمان کی بنیادی شرط ہے اور ان کی توہین وتحقیر اور بے ادبی خالص کفر ہے جس میں ادنیٰ برابر شک نہیں ہے قرآن وحدیث اور اجماع امت کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں اور یہ ایک ایسی واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اس کے اثبات کے لئے دلائل اور براہین کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب کر

کرکے اپنے کفر پر مہرِ تصدیق ثبت کی اور آتشِ دوزخ مول خریدی ہے صرف بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ کریں۔

حضرت عیسٰے علیہ السلام کی توہین

۱ عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶ (معاذاللہ)

۲ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷ (العیاذ باللہ)

۳ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پہ ملے۔

(حاشیہ انجام آتھم ص۷ (معاذاللہ)۔

۴ ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے (اعجاز احمدی ص۱۳، ۱۴)۔ (العیاذ باللہ)۔

۵ یہ تو وہی بات ہوئی [illegible] نگار نے جس میں سراسر

یسوع کی روح تھی ـــــ آپکو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی ـــــ آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵) (معاذ اللہ)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف (علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کرکے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب (علیہما السلام) قید میں ڈالا گیا۔

(براہین حصہ پنجم ص۸۳)۔ (معاذ اللہ)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام استغفار اسی بنا پر ہے کہ آپ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت ایسا کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔

... (حاشیہ ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۱۰۶) (العیاذ باللہ)

۲ اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں (معاذ اللہ) (ملفوظات احمدیہ جلد ا ص۲۴۶)

اور مرزا آنجہانی کے یہ اشعار تو زبان زد خلائق ہیں ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

منم مسیحِ زمان و منم کلیم خدا
منم محمد احمد کہ مجتبےٰ باشد (العیاذ باللہ)

الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے۔ مرزا آنجہانی کی بیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی ہیں اندریں حالات ان کو یا ان کے اتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماع کا قطعاً انکار ہے اور ان کے ساتھ مذہبی امور میں مسلمانوں کا سا سلوک اور برتاؤ کرنا اور ان میں سے کسی کا (یہ جانتے ہوئے کہ وہ قادیانی ہے) جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام ہے اور بجز اس کے اس کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا گیا ہے اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھے تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے اور ایمانی غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے جنازہ میں مسلمانوں کو ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیے: مرزا آنجہانی کے ذیل کے حوالوں کی موجودگی میں بھلا کسی مسلمان کا ضمیر کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ ان کا جنازہ پڑھے۔ مرزا آنجہانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو :-

(۱) پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے

کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (تحفہ گولڑویہ ص۱۸)۔

۲۔ سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اُسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ (فتاوی احمدیہ جلد اوّل ص۸۲)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ علماء گوجرانوالہ نے بروقت حق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

احقر الناس

ابوالزاہد محمد سرفراز

خطیب جامع گکھڑ و مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ مطابق ۴ جولائی ۱۹۶۶ء

احسن الکلام
فی
ترک القرآۃ خلف الامام
مصنفہ: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر
اس کتاب
میں قرآن کریم، صحیح احادیث، آثار صحابہ اور اقوال سلف
صالحین سے ثابت کیا گیا ہے کہ مقتدی کیلئے قرآن کریم کے کسی حصہ (فاتحہ وغیرھا) کی
قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں
کافی عرصہ کے بعد دوبارہ شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے
شائع کردہ: ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ